ماڈیول ١

ام القرآن

(تفسیر سورۃ الفاتحہ)

شیخ حماد لکھوی

قرآن — اللہ کا کلام

" --- وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ--- " [سورة البقرة: ۷۵]

ترجمہ: حالانکہ ان میں سے ایک گروہ کا شیوہ یہ رہا ہے کہ اللہ کا کلام سنا اور پھر انہوں نے اس میں تحریف کی

وَإِنْ أَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ [سورة التوبة: ٦]

ترجمہ: اور اگر مشرکین میں سے کوئی شخص پناہ مانگ کر تمہارے پاس آنا چاہے (تاکہ اللہ کا کلام سنے) تو اُسے پناہ دے دو یہاں تک کہ وہ اللہ کا کلام سن لے۔۔۔

قرآن — اللہ کا کلام

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

فَضْلُ كَلَامِ اللهِ عَلی سَائِرِ الْكِلَامِ كَفَضْلِ اللهِ عَلىٰ خَلْقِه [ترمذی، ۲۹۲۶]

ترجمہ: اللہ تعالٰی کے کلام کو باقی ہر کلام کے مقابلے میں اسی طرح فضیلت و برتری حاصل ہے جس طرح اللہ کو اپنی تمام مخلوقات پر فضیلت و برتری حاصل ہے۔

قرآن — سب سے بہترین کلام

اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ
اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ [سورة الزمر: ٢٣]

ترجمہ: اللہ نے بہترین کلام اتارا ہے ایک ایسی کتاب جس کے تمام اجزاء ہم رنگ ہیں اور جس میں بار بار مضامین دہرائے گئے ہیں اُسے سن کر اُن لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرنے والے ہیں، اور پھر ان کے جسم اور ان کے دل نرم ہو کر اللہ کے ذکر کی طرف راغب ہو جاتے ہیں یہ اللہ کی ہدایت ہے جس سے وہ راہ راست پر لے آتا ہے جسے چاہتا ہے اور جسے اللہ ہی ہدایت نہ دے اس کے لیے پھر کوئی ہادی نہیں ہے

اللہ کے کلام کی دو خصوصیات کا ذکر: مشابہت اور تکرار

قرآن—ایک معجزہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے:

مَا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ نَبِیٌّ اِلاَّ اُعْطِیَ مِنَ الْاٰيَاتِ مَا مِثْلُه اٰمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَ اِنَّمَا كَانَ الَّذِیْ اُوْتِيْتُ وَحْيًا اَوْحَاهُ اللّٰهُ اِلَیَّ

فَارْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرُهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ [صحیح البخاری، ۴۹۸۱]

ترجمہ: ”تمام انبیاء کو ایسے معجزات دیئے گئے جنہیں دیکھ کر (اس زمانہ کے) لوگ ایمان لائے لیکن مجھے جو معجزہ دیا گیا ہے وہ قرآن ہے جو بذریعہ وحی دیا گیا (جس سے قیامت تک لوگ متاثر ہوتے رہیں گے لہٰذا) مجھی امید ہے کہ قیامت کے روز مجھ پر ایمان لانے والے تعداد میں سب سے زیادہ ہوں گے۔“

- سبع معلقات

اللہ تعالی کی معرفت

- اللہ تعالی اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِی [صحیح ابن حبان ۶۳۵]

ترجمہ: "اللہ تعالی فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق اس کے ساتھ معاملہ کرتا ہوں"

قرآن- ہدایت کی کتاب

قرآن سے ہدایت حاصل کرنے کیلئے ضروری چیزیں:

- نیت - قرآن سے ہدایت حاصل کرنے کی نیت
- تقوی - اللہ کی ناراضگی سے بچنااور اس کی خوشنودی حاصل کرنا
- فکری تجرد
- عمل
- تمسک بالقرآن والسنہ

قرآن - ہدایت کی کتاب

ہدایت کے تین معنی:

- راستہ: إِنَّكَ لَعَلَىٰ هُدًى مُّسْتَقِيمٍ (یقیناً تم سیدھے راستے پر ہو)
- راستہ دکھانا: هُدًى لِّلنَّاسِ (انسانوں کے لیے سراسر ہدایت ہے)
- منزلِ مقصول تک پہنچانا: هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ (ہدایت ہے پرہیزگار لوگوں کے لئے)

منزلِ مقصود تک کیسے پہنچا جائے؟

صاحبِ قرآن

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ : اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ ، كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا ، فَإِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا

[جامع ترمذی، ۲۹۱۴]

(قیامت کے دن) صاحبِ قرآن سے کہا جائے گا: (قرآن) پڑھتا جا اور (بلندی کی طرف) چڑھتا جا۔ اور ویسے ہی ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جس طرح تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر ترتیل کے ساتھ پڑھتا تھا۔ پس تیری منزل وہ ہوگی جہاں تیری آخری آیت کی تلاوت ختم ہوگی۔

قرآن کے مجرم

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

" --- فَيَأْتُونِي فَأَنْطَلِقُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذَنُ {لِي} فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُهُ بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ، ثُمَّ أَشْفَعُ، فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَعُودُ إِلَيْهِ، فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي . مِثْلَهُ . ثُمَّ أَشْفَعُ، فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ {ثُمَّ أَعُودُ الثَّالِثَةَ} ثُمَّ أَعُودُ الرَّابِعَةَ فَأَقُولُ مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلاَّ مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ وَوَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ ". قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ " إِلاَّ مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ ". يَعْنِي قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى {خَالِدِينَ فِيهَا}. [صحيح البخاری، ٤٤٧٦]

چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے، میں ان کے ساتھ جاؤں گا اور اپنے رب سے اجازت چاہوں گا۔ مجھے اجازت مل جائے گی، پھر میں اپنے رب کو دیکھتے ہی سجدہ میں گر پڑوں گا اور جب تک اللہ چاہے گا میں سجدہ میں رہوں گا، پھر مجھ سے کہا جائے گا کہ اپنا سر اٹھاؤ اور جو چاہو مانگو، تمہیں دیا جائے گا، جو چاہو کہو تمہاری بات سنی جائے گی۔ شفاعت کرو، تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اللہ کی وہ حمد بیان کروں گا جو مجھے اس کی طرف سے سکھائی گئی ہو گی۔ اس کے بعد شفاعت کروں گا اور میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی۔ میں انہیں جنت میں داخل کراؤں گا چوتھی مرتبہ جب میں واپس آؤں گا تو عرض کروں گا کہ جہنم میں ان لوگوں کے سوا اور کوئی اب باقی نہیں رہا جنہیں قرآن نے ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہنا ضروری قرار دے دیا ہے۔ ابو عبداللہ امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا کہ قرآن کی رو سے دوزخ میں قید رہنے سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے لیے «خالدین فیها» کہا گیا ہے۔ کہ وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔

قرآن کے حقوق

- قرآن پر ایمان لانا
- قرآن کی تلاوت کرنا
- قرآن کو سمجھنا
- قرآن پر عمل کرنا
- قرآن کو آگے پہنچانا